

## پیش لفظ

سب سے پہلے تو میں شکر گزار ہوں اس پاک ذات کا جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جس نے مجھے اس مقام تک پہنچایا کہ میں کسی عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔ ورنہ میری یہ صلاحیت کہاں کہ کسی عنوان پر کچھ لکھوں یہ اللہ پاک ہی کا کرم ہے کہ اس نے مجھ کو علم سے نوازا، ورنہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں کہ جب چاہے کسی بھی عنوان پر قلم طراز ہو سکے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے صرف اسی کو علم سے نوازتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں سورۃ العلق، آیت نمبر ۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ:

”انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا تھا“

اپریل ۲۰۱۰ء میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں میٹرک پاس کر کے نائب قادر بھرتی ہوا تھا۔ اس یونیورسٹی کے ادبی اور تعلیمی ماحول نے مجھے اتنا متاثر کیا کہ میں نے انٹر اور گرجوایشن کی۔ اس کے بعد ایم اے اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور سے کیا اور اب ایم فل اردو بھی الحمد للہ اسی ادارے سے کر رہا ہوں۔

اردو کا طالب علم ہونے کے ناطے مجھے فخر ہے کہ آج میں نے تحقیق اور ادبی ذق کے ذریعے اس ساتھ کو پایا تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اس تحقیق کے دوران مجھے بہت سے اہل علم اور ہنرمند اساتذہ سے وابستگی کا شرف حاصل ہوا۔ کئی طرح کے علمی، ادبی، تحقیقی و معاشرتی تجربات حاصل ہوئے۔ ان سب کی بدولت ہمیں علم میں اضافے کے ساتھ ساتھ میرے نقطہ نظر میں بھی تبدیلی آئی۔

فلکوفن، ادب و تاریخ اور سماج و زندگی کی گود سے پیدا ہونے والا یہ تحقیقی مقالہ بعنوان ”نسیم الرحمن کی اولیٰ خدمات“ شعوری ولا شعوری طور پر ادب کے اقداری مطالعہ کی طرف بڑھتے ہوئے میری کاؤش ہے۔

مقالے کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں ان کی حالات زندگی اور ادبی کارہائے تحریکیں مختصر آیاں کیے گئے ہیں۔ دوسرے باب کو تین فصولوں میں تقسیم کیا ہے۔ جس میں ان کی نعتیہ شاعری،

غزلیہ شاعری اور نظم نگاری کے محاسن کو بیان کیا ہے۔ اس باب میں، میں نے ان کی شاعری پر بات کی ہے اور ساتھ مختصر سا پس منظر پیش کیا ہے۔

باب سوم میں ان کی نشری خدمات پر بات کی ہے۔ جس کو دو فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ فصل اول میں ان کے تحقیقی مضامین پر بات کی ہے۔ فصل دوم میں ان کے تقیدی مضمون پر بات کی ہے۔ آخر میں محاکمه جیش کیا ہے۔

سب سے پہلے اللہ پاک کا شکر گزار ہوں اور اس کے بعد اپنے والدین کا جنہوں نے ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک اپنی توجہ کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے بھی نوازا۔ میں شکر گزار ہوں ڈاکٹر وحید عثمانی صاحب کا جنہوں نے مجھے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کا راست دکھایا۔ اور میرے دل میں علم کی شم روشن کی۔ میں اپنی زوجہ محترمہ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جن کے تاعون اور حوصلہ افزائی کی بدولت میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ اسی کے ساتھ میں اپنے ہر دلعزیز اساتذہ اکرام کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے لمحہ بلحہ خدمہ پیشانی سے میری رہنمائی کی۔ خصوصی طور پر میں شکر گزار ہوں صدر شعبہ اردو ڈاکٹر صائمہ ارم جو کہ میری نگران بھی ہیں شکر گزار ہوں، جنہوں نے میری بہت افزائی کے ساتھ اس کام کو آغاز سے لے کر انجام تک پہنچانے میں میری مدد کی۔ ان کا میں تہہ دل سے مشکور ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ میں شعبہ اردو کے دفتر کے تمام ملازم میں کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

اس تحقیقی مقالے میں کئی طرح کی فنی و ادبی اور تحقیقی خامیاں موجود ہوں گی جو اہل علم و فن کے لحاظ سے عیوب قرار پائیں گے۔ لیکن یہ ناچیز ان عظیم لوگوں سے ان خامیوں کو دور کرنے کی توقع رکھتے ہوئے حدائقی کا حلہ بگار بھی رہے گا۔ اگر میں نے اس تحقیقی مقالے کا حق ادا نہ بھی کیا ہو اس کے باوجود بھی میری نگران کی ہر لمحہ وہ لمحہ سر پرستی کی بدولت یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ سارا عمل کسی بھی شخصیت کی ادبی خدمات کو سمجھنے اور اس کی تاریخ، سماجی، معاشرتی، مذہبی اور تمدنی اہمیت کو سمجھنے کی کامیاب کوشش ضرور کی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل علم و نظر میری اس چھوٹی سی کوشش کو ضرور بالضرور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

شہزادہ نذری احمد

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور۔